السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل حدیث کی تخریج درکار ہے۔

"من لقی اللہ لایعدل بہ شیئافی الدنیا، ثم کان علیہ مثل جبال ذنوب غفر اللہ لہ"

(جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اور وہ دنیا میں اس کے برابر کسی کو نہ سمجھتا تھا پھر اگر اس کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوں تو اللہ اسے بخش دے گا)

(مشکوۃ المصابیح ح236،بحوالہ البیہقی فی البعث والنشور) (محمد محسن سلفی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کے بارے میں "ہدایۃ الرواۃ" تخریج المشکوۃ کے محقق فرماتے ہیں:

(قلت لم اقف علی اسنادہ والغالب علیہ الضعف" (ج2ص458ح2301"

میں نے کہا: مجھے اس کی سند نہیں ملی اور ایسی روایتوں پر غالب یہی ہے کہ ضعیف ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اخبرنا ابو علی بن شاذان ، انبا عبداللہ بن جعفر، ثنا یعقوب بن سفیان ثنا یوسف بن عدي، ثنا عبدالعزیز بن محمد الدراوردي عن عمارۃ بن غزیۃ عن عطاء بن ابی مروان عن ابیہ وعن أبي ذرقال : سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (أي الکلام أفضل؟.....وسلم : "من لقی اللہ لایعدل بہ شیئافی الدنیا ثم کان علیہ مثل جبال ذنوب غفر اللہ لہ " (کتاب البعث والنشور ص43ح33

اس روایت کی سند صحیح ہے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۔ابو علی الحسن بن ابی بکر احمد بن ابراہیم بن الحسن بن محمد بن شاذان البغدادی کے بارے میں خطیب بغدادی نے ابوالحسن بن رزقویہ سے نقل کیا: "ثقہ" (تاریخ بغداد ج7/ص279ت3772) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ 1 نے کہا:

(الامام الفاضل الصدوق مسند العراق" (سیر اعلام النبلاء 17/415"

(۔عبداللہ بن جعفر بن درستویہ کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "وکان ثقہ" (النبلاء 215/531

(ان پر ہبۃ اللہ اور برقانی کی جرح کے جواب کے لیے دیکھئے تاریخ بغداد (ج9ص42) اور التنکیل لمانی تانیب الکوثری من الاباطیل (ج285۔291

۔یعقوب بن سفیان الفارسی رحمۃ اللہ علیہ، سنن ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور سنن نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے راوی تھے۔ انھیں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات میں ذکر کیا۔ (تہذیب الکمال 20/429، الثقات 3 9/287)

(حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ثقہ مصنف خیر صالح" (الکاشف 3/254

۔یوسف بن عدی صحیح بخاری ونسائی کے راوی تھے۔4

(ان کے بارے میں ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ثقہ" (الجرح والتعدیل 9/227

۔عبدالعزیز بن محمد الدراوردی کتب ستہ کے راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق تھے۔ امام مالک وغیرہ ان کی توثیق کرتے تھے۔5

دیکھئے تہذیب الکمال (ج11ص 527) ان پر جرح مردود ہے۔ والحمد للہ۔

6۔ عمارہ بن غزیہ : صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی تھے۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما نے کہا : "ثقہ" (تہذیب الکمال ج14ص 20)

ان پر عقیلی وابن حزم کی جرح مردود ہے۔

) ۔ عطاء بن ابی مروان نسائی کے راوی تھے انھیں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ، نسائی وغیرہما نے ثقہ کہا ہے ۔ (تہذیب الکمال 713/65

) ۔ ابو مروان الاسلمی سنن نسائی کے راوی تھے اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ۔ انھیں عجلی (المعتدل) اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے ۔ (دیکھئے تہذیب الکمال 822/28

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ سند صحیح (وغریب) ہے ۔

بخاری (1237) اور مسلم 94) وغیرہما میں اس کا معنوی شاہد ہے:

"أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي ، فَأَخْبَرَنِي -أَوْقَالَ : بَشَّرَنِي -أَنَّهُ : مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَيُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ"

(میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والے نے آکر مجھے بتایا یا خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو بھی اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے مرے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔) (شہادت اپریل 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ612

محدث فتویٰ